© rasailojaraid.com

از حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ

حدیث کی کتابت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شروع ہو گئی تھی

بعض لوگ جو علم اور تاریخ سے پوری واقفیت نہیں رکھتے جب دیکھتے ہیں کہ حدیث کی کتابیں جو مشہور ہیں اور صحاح ستہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ان سے پہلی کتاب مؤطا دوسری صدی میں لکھی گئی اور باقی (بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی) تیسری صدی میں تصنیف ہوئیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ حدیث کے لکھنے کا رواج دوسری یا تیسری صدی میں ہوا ہو گا۔ جامعین حدیث نے سنی سنائی باتوں کو جمع کیا ہو گا۔

مگر یہ بات صحیح نہیں۔ کتابت کا رواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں شروع ہو گیا تھا صحاح ستہ میں اکثر وہی احادیث ہیں جو پہلی صدی میں لکھی گئیں بلکہ بعض وہ بھی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تحریر کرائیں اور پہلی صدی کے مجموعوں کی سندیں بالکل مختصر ہوتی ہیں۔ بعض جگہ ایک ہی واسطہ ہوتا ہے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمع کرنے والے کے درمیان صرف ایک واسطہ (صحابی) ہوتا ہے۔ کبھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ہمام بن منبہ کا صحیفہ جو ابو ہریرہ سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں صرف ایک واسطہ ہے یعنی ابو ہریرہ اور حضرت ابو ہریرہ کی وفات ۵۸ھ ہجری میں ہوئی ہے یعنی آنحضرت کی وفات کے ۴۸ سال بعد اور یہ صحیفہ قطعاً اس سے پہلے کا ہے۔ اس میں ۱۳۸ حدیثیں ہیں یہ سب کی سب ایسی ہیں جو مسند احمد اور صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں آچکی ہیں۔ ان کے دیکھنے سے حدیث کی حفاظت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ صحیفہ شائع ہو چکا ہے۔ یہ احادیث بعینہٖ الفاظ کے ساتھ ہمام بن منبہ کے صحیفہ میں ہیں۔ اسی طرح صحیحین وغیرہ میں پائی جاتی ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ پہلی صدی کے صحیفہ کی احادیث کس طرح تیسری صدی کے مجموعوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعینہٖ نقل در نقل ہو کر آئی ہیں کہ ان میں کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں ہوئی۔

اسی طرح وہ خط جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو لکھا یا تھا۔ اس کا فوٹو بھی شائع ہو چکا ہے۔ دیکھو محدثین نے جو الفاظ اس خط کے تیسری صدی میں نقل در نقل کی صورت میں لکھے ہیں بالکل وہی ہیں۔ حالانکہ اس خط کی نقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تھی۔ صرف صحابہ نے وہ خط سنا اور یاد کر لیا پھر نقل در نقل ہوتا ہوا مصنفین تک پہنچا اور اسی طرح محفوظ پہنچا جیسے لکھا گیا تھا۔

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے ایک صحیفہ لکھا جس کو صادقہ کہتے ہیں اس کی حدیثیں بھی صحاح ستہ میں موجود ہیں زکاۃ کا رسالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا وہ رسالہ صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب کا ذکر!

۱۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ جو صحیح بخاری میں منقول ہے اور دیگر معاہدات۔

۲۔ کسریٰ اور قیصر وغیرہ ملوک کے نام جو آپؐ نے مکاتیب لکھے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک کو خاوند کی دیت میں عورت کی وراثت کا مسئلہ لکھا (ابوداؤد)

۴۔ عمرو بن حزم کی معرفت یمن والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخر عہد میں حدیثوں کی ایک ضخیم کتاب۔ جس میں تلاوت قرآن مجید۔ نماز۔ زکاۃ، طلاق۔ عتاق، قصاص، دیت وغیرہ نیز فرائض وسنن اور کبیرہ گناہوں کی تفصیل تھی، تحریر کر کے بھجوائی جیسا کہ سنن نسائی میں ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهٖ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ [1]

جامعیت مسائل کے لحاظ سے اس کتاب کو حدیث کی پہلی کتاب، کہنا چاہیے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھوائی۔ علامہ ابن قیم نے لکھا ہے:۔

---

[1] نسائی ص ۲۲۷-۲۲۸، مراسیل ابو داؤد ص ۲۸، سنن دار قطنی ص ۴۸۵، ۳۲۷، مسند دارمی ص ۲۱۰، موطا مالک ۳۳۲ مسند شافعی ص ۱۹۸ کتاب الام للشافعی ص ۶۶ ج ۶، سنن بیہقی ج ۴ ص ۸۹، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۹۵، منتقی الاخبار ص ۲۵۸ منتقی لابن الجارود ص ۳۶۱، مشکوٰۃ ص ۲۹۵، بلوغ المرام ص ۱۴۲، جامع بیان العلم ج ۱ ص ۷۱، تاریخ خطیب بغداد ج ۸ ص ۲۲۸، کتاب الخراج لیحیی ص ۱۰۹ فتح الباری انصاری پ ۲۵ ص ۳۸۲ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۴، مسند احمد ابن خزیمہ ابن حبان وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هُوَ كِتَابٌ عَظِيْمٌ فِيْهِ اَنْوَاعٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْفِقْهِ فِي الزَّكَاةِ وَالدِّيَاتِ وَالْاَحْكَامِ وَذِكْرِ الْكَبَائِرِ وَالطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَاَحْكَامِ الصَّلٰوةِ وَمَسِّ الْمُصْحَفِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ لَا شَكَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ [1]

یعنی یہ کتاب جس کی بابت امام احمد نے فرمایا ہے کہ بلاشک یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی لکھوائی ہوئی ہے۔ ایک بڑی کتاب ہے۔ اس میں بہت سے مسائل شرعیہ لکھے ہوئے تھے جیسے زکات، دیات، کبائر، احکام، طلاق، عتاق، نماز، قرآن چھونے اور بہت سے مسئلے اس میں مرقوم تھے [2]

۵۔ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا قَالَ اُكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ [3]

یارسول اللہ! ہم لوگ آپ سے حدیثیں سنتے ہیں کیا ان کو لکھ لیا کریں آپ نے فرمایا لکھ لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۔ عبداللہ بن عمرؓ کو آپ نے فرمایا:۔

اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ [4]

لکھ لیا کرو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے منہ میں سے حق ہی نکلتا ہے۔

۷۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ اَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ [5]

عبداللہ بن عکیمؓ کہتے ہیں ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب آئی کہ مردہ کے چمڑے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

۸۔ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ جَرَشٍ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ [6]

کشمش اور خرما کو ملا کر مت بھگو

---

[1] زاد المعاد ج ۱ ص ۱۳ [2] جمع القرآن والحدیث [3] منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۸، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۰۶ [4] ابوداود، مسند دارمی، احمد، مستدرک حاکم [5] منتقی ص ۹، مشکوۃ ص ۵۴ ابوداود نسائی، ترمذی ابن ماجہ، مسند احمد، دارقطنی، بیہقی ابن حبان وغیرہ [6] مسلم ج ۲ ص ۱۶۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی حکم ہجر والوں کو لکھا۔

كَتَبَ إِلَى هَجَرَ أَنْ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا۔ ؎

اہل ہجر کو لکھا کہ کشمش اور کھجور دونوں کو ملا کر نہ بھگویا کرو۔

۹۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيِّدُوا الْعِلْمَ قُلْتُ وَمَا تَقْيِيدُهُ قَالَ كِتَابَتُهُ۔ ؎

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کو قید میں لاؤ۔ عبداللہ عمرؓ نے پوچھا قید میں لانے سے کیا مطلب ہے فرمایا تحریر میں لانا۔

مندرجہ ذیل صحابہ سے حدیث کا لکھنا ثابت ہے۔

۱۔ مغیرہ بن شعبہؓ۔ بخاری ص ۲۰۰ اور ۹۲۷ و مسلم ج ا ص ۲۱۸ بخاری ص ۹۵۸، ج ۲ ص ۹۷۹ اور ۷۶

۲۔ حضرت معاویہؓ ابوداؤد مصری ج ۲ ص ۸۱۔ مسند احمد ج ۵ ص ۱۸۲، جامع بیان العلم ص ۹۳

۳۔ فاطمہ بنت قیسؓ نے ابوسلمہؓ کو حدیث لکھ دی صحیح مسلم ج ا ص ۴۸۴

۴۔ حضرت ابوبکرہؓ صحابی نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰنؓ سے دوسرے بیٹے عبیداللہؓ کے پاس حدیث لکھوا کر بھیجی مسلم ج ۲ ص ۷۷

۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بخاری احمدی ص ۲۵۴ ج ۲

۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ صحابی نے تشدید والی حدیث تحریر کرنے کا سے مقر ہیں ابوداؤد مع عون المعبود ج ۳۔ ص ۳۵۷

۷۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ صحابی نے عامر بن سعیدؓ کو حدیث خلفاء قریش تحریر کرکے بھیجی تھی مسلم ص ۱۱۹ ج ۲ حافظ ابن عبداللہ نے جامع بیان العلم میں تحریر کیا ہے۔ قَالَ الَمْ يَسْمَعُ رَأَيْتُ جَابِرًا يَكْتُبُ فِي الْأَلْوَاحِ ج ا ص ۷۶، یعنی جابر تختیوں میں لکھتے تھے۔

۸۔ حضرت رافعؓ بن خدیج صحیح مسلم ج ا ص ۴۴ مسند احمد ج ۴ ص ۱۴۷

؎ نسائی ص ۸۶۹ ؎ مستدرک حاکم ج ا ص ۱۰۶۔ تاریخ خطیب، جامع بیان العلم۔ جامع صغیر سیوطی کنز الحقائق للمناوی۔ رسالہ ناسخ منسوخ ابن جوزی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو رافعؓ سے حدیثیں سن کر لکھا کرتے تھے۔ (ابن سعد ج ۲ ص ۱۲۳)
پھر دوسروں کو بھی حدیثیں لکھ دیا کرتے تھے بخاری ج ۱ ص ۳۶۷ اور آپ کا فرمان ہے کہ علم کو تحریر میں لاؤ۔

۱۰۔ حضرت انسؓ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبْتُهَا وَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۵۷۴ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی پھر لکھ لی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی۔ حضرت انس نے اپنے بیٹے کو حدیث لکھنے کا حکم دیا مسلم ج ۱ ص ۴۶

۱۱۔ حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن عاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حدیثیں لکھا کرتے تھے (بخاری ترمذی دارمی) ان کے صحیفہ کا نام صادقہ تھا۔

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس حدیثوں کی کتابیں لکھی ہوئی موجود تھیں۔ فتح الباری انصاری (پارہ اول ص ۱۰۵) انہی کتابوں سے تابعین حدیثیں نقل کیا کرتے تھے۔ بشیر بن نہیک کہتے ہیں:
كُنْتُ اٰخُذُ الْكُتُبَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَكْتُبُهَا ترمذی ص ۵۶۲ دارمی ص ۶۸ معانی الآثار الطحاوی ج ۲ ص ۳۸۵ جامع بیان العلم ج ۱ ص ۱۷ (جمع القرآن والحدیث)

۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بھی ایک کتاب لکھ رکھی تھی۔ اَخْرَجَ اِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كِتَابًا وَحَلَفَ لِيْ اَنَّهٗ خَطُّ اَبِيْهِ بِيَدِهٖ جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۷، عبد اللہ بن مسعودؓ کے لڑکے عبد الرحمٰن نے ایک کتاب نکالی اور قسم کھا کر فرمایا کہ یہ کتاب میرے والد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

۱۴۔ ابو بکر صدیقؓ نے زکاۃ کا رسالہ نقل کرا کے حضرت انسؓ کو دیا (بخاری)

۱۵۔ (حضرت عمر فاروقؓ) آپ نے عتبہ بن فرقد کے پاس مقام آذربائیجان میں حدیث
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی) لکھ کر بھیجی تھی۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۹۷) اور آپ نے سب صحابہ کو حکم دیا تھا
قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ دارمی ۶۸ مستدرک حاکم ج ۱ ص ۱۰۶ جامع بیان العلم ج ۱ ص ۷۲
علم کو تحریر میں لاؤ

۱۶۔ آپ کے پاس ایک صحیفہ لکھا ہوا تھا (بخاری) اور اپنے محرروں کو حکم دیا ہوا تھا:
اِذَا كَتَبْتُمُ الْحَدِيْثَ فَاكْتُبُوْهُ بِاِسْنَادِهٖ رواہ الحاکم۔ منتخب کنز العمال ج ۴ ص ۵۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب تم احادیث نبویہ کو لکھنے لگو ان کی سندوں کو بھی ساتھ ہی لکھو۔

اسی طرح بہت سے تابعین بھی لکھتے تھے

۱۔ نافع (دارمی) ۲۔ عمر بن عبد اللہ بن ارحم۔ مسلم ج ص ۴۸۶

۳۔ عبد اللہ بن محمد تابعی۔ شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۳۸۴

۴۔ وہب بن منبہ نے حضرت جابرؓ کی تمام حدیثوں کا مجموعہ تیار کیا تھا جو اسماعیل بن عبد الکریم کے پاس تھا تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۱۶

۵۔ سلیمان بن قیس یشکری تابعی تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۲۱۱

۶۔ سلیمان بن سمرہ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۱۸ عروہ نے غزوات کی حدیثیں جمع کر کے لکھی تھیں، کشف الظنون ج ۲ ص ۴۷۰

۷۔ عروہ نے خلیفہ عبد الملک کو اس کی ایک نقل روانہ کی تھی۔ طبری ص ۱۲۸۵

۸۔ طاؤس تابعی نے دیات کی حدیثیں جمع کر کے لکھی ہوئی تھیں۔ مفتاح الجنہ للسیوطی ص ۱

۹۔ زہری تابعی نے بہت سی حدیثیں لکھیں۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۰

۱۰۔ ابو بردہ تابعی نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعریؓ صحابی سے بہت سی حدیثیں سن کر لکھی تھیں۔ جامع بیان العلم ج ۱ ص ۶۵

۱۱۔ سعید بن جبیر نے ابن عمرؓ و ابن عباسؓ سے حدیثیں سن کر لکھی تھیں۔ دارمی ص ۶۸

۱۲۔ عنترہ تابعی نے ابن عباسؓ سے حدیث سن کر ان سے لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دی۔ ان کی اجازت سے لکھ لی۔ دارمی ص ۶۹ جامع بیان العلم ج ۱ ص ۳۷

۱۳۔ بہت سے تابعین بانس کی قلموں سے براء بن عازبؓ کی حدیثیں لکھ لیا کرتے تھے۔ دارمی ص ۶۹ جامع بیان العلم ج ۱ ص ۷۳

۱۴۔ بشیر بن نہیک حضرت ابو ہریرہؓ سے جو حدیث سنتے لکھ لیتے۔ دارمی ص ۶۸ جامع بیان العلم ص ۷۲

۱۵۔ ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ سے ۲۰ حدیثیں سنی تھیں۔ تہذیب ص ۱۱۔ ان حدیثوں کا مجموعہ صحیفہ ہمام سے لکھ کر تیار کیا تھا۔ تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۱۶ امام احمد نے ہمام کا یہ پورا صحیفہ اپنی مسند جلد دوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ص ۳۱۲ سے ص ۳۱۸ تک نقل کر دیا ہے۔

۱۶۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے حکم سے زہری، ابوبکر بن حزم، سعد بن ابراہیم نے حدیثوں کو جمع کیا۔ جامع بیان العلم۔ بخاری۔

ہماری اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث کے لکھنے کا رواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہی شروع ہو گیا تھا مگر یہ حدیثیں پچھلی کتابوں کی طرح مرتب نہیں تھیں۔ باقاعدہ ایک ترتیب کے ساتھ لکھنے کا رواج دوسری صدی میں ہوا۔

بعض لوگ اس متواتر طرز عمل (یعنی حدیث کے لکھنے لکھانے) کے خلاف ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس سے لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہتے ہیں کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کے لکھنے سے روک دیا تھا اور حکم دیا کہ جو کوئی لکھ چکا وہ اپنا لکھا مٹا دے"

اور متواتر عمل (جو حدیثوں کے لکھنے لکھانے کے بارے میں پیش کر چکے ہیں) کو باطل کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ جس حدیث میں یہ لفظ آئے ہیں اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری کا یہ فرمان ہے کہ:

"یہ حدیث موقوف ہے صحابی کا قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں" [1]

اور اس حدیث کے معنے میں بھی اختلاف ہے۔ اس حدیث کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ کچھ نہ لکھو جس نے قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث کو بھی لکھا ہے وہ مٹا دے ایسا نہ ہو کہ قرآن کے ساتھ حدیث بھی مخلوط ہو جائے کیونکہ مسند احمد میں اسی صحابی سے (جس سے منع کی روایت آتی ہے) یہ لفظ بھی وارد ہوئے ہیں (ابو سعید خدری کہتے ہیں "ہم جو کچھ سنتے (قرآن ہوتا یا حدیث) لکھ لیتے"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اُکْتُبُوْا کِتَابَ اللّٰهِ اَمْحِضُوْا کِتَابَ اللّٰهِ اَخْلِصُوْا کِتَابَ اللّٰهِ" [2]

یعنی کتاب اللہ خالص کر کے لکھو اس میں کوئی اور چیز نہ ملاؤ۔

اگر اس حدیث کا یہ مطلب ہوتا کہ حدیث بالکل نہ لکھو پھر آنحضرت خود کیوں لکھاتے اور لکھنے کا حکم کیوں

---

[1] فتح الباری [2] مسند احمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیتے اور صحابہ کیوں لکھاتے پھر لکھ کر آپ کو کیوں سنایا کرتے بلکہ آخر عمر میں آپ نے فرمایا:۔

میرے پاس کاغذ لاؤ تاکہ میں ایسی چیز لکھا دوں اگر اس پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے " ؎

یہ کلام جو آپ لکھانی چاہتے تھے اگرچہ بوجہ تنازع اور اختلاف کے نہ لکھا سکے مگر آپ نے یہ وصیت زبانی فرمادی کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں اگر ان کی پیروی کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ دوم میری سنت۔

ان تمام باتوں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث میں حدیث کے بالکلیہ لکھنے کی ممانعت مقصود نہیں بلکہ خاص طور پر لکھنا (یعنے قرآن کے ساتھ ساتھ) مقصود ہے۔

اور بعض علماء نے جب دیکھا کہ امت کا عمل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے خلاف ہے تو وہ اس حدیث کے منسوخ ہونے کے قائل ہو گئے یعنی یہ حدیث پہلے کی ہے۔ جب امت میں امیت غالب تھی جب لکھنے والے زیادہ ہو گئے تو اس وقت اجازت دے دی گئی یہی وجہ ہے کہ ابو سعید خدری جو اس کے راوی ہیں خود حدیثیں لکھنے کے قائل تھے جیسا کہ پہلے گزرا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ خلفاء راشدین جن سے صحیح سند کے ساتھ احادیث کا لکھنا مروی ہے ان سے ممانعت کے متعلق ایسے ایسے آثار نقل کرتے ہیں جن کے ضعیف ہونے کو خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ ان آثار کو لکھنے کے بعد کہتے ہیں کہ:۔

"ممکن ہے کہ ان کی صحت کو محل نظر قرار دیا جائے" ؎

جب اہل حدیث کے نزدیک یہ آثار قابل استدلال نہیں اور ان کے مقابل وہ آثار بھی ہیں جن میں حدیث کی نشر و اشاعت اور کتابت کا ذکر خلفاء راشدین سے مروی ہے اور وہ صحیح بھی ہیں۔ پھر ان کو پیش کرنا کس لیے ہے؟ کتاب کا حجم بڑھ جائے اور عوام کو گمراہ کیا جائے

© rasailojaraid.com